اس کتاب کے جملہ حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء بحق الدین محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۱

اردو ترجمہ کتاب

تیغ برہنہ

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ و فخر عاشقان و
آستانہ عالیہ قادریہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ العزیز

جسے

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ

مالک

ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

نے

عاشقان رسول و محبان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بعبر فنا زر کثیر
بامحاورہ ترجمہ کراکر تعلیمی پریس لاہور سے طبع کراکر شائع کیا۔

بار پنجم — قیمت ۱۲ روپے

قیمت :- ۱۲ روپے

Rs 4.00

اردو ترجمہ کتاب

مناقب سلطانی

یعنی مناقب و حالات حضرت سلطان العارفین سلطان باہو مع مفصل سوانح عمری

مصنفہ

حضرت سلطان حامد بن حضرت شیخ غلام باہو قادری سروری

آپ کی اولاد پاک اور خلفائے نامدار کے کل حالات بہ تفصیل درج ہیں جو دس ابواب اور ۹۲ فصلوں پر منقسم ہیں چنانچہ فہرست ابواب بااختصار ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہے :- باب ۱ حسب و نسب و پیدائش جس میں ۸ فصلیں ہیں باب ۲ آپ کے مشاغل اشتغال۔ سیر اطراف۔ خوارق عادات کشف و کرامات جس میں ۵ فصلیں ہیں باب ۳ حالات زندگی مع حلیہ شریف اور آپ کے فرزند ... عالی مقام اور اندراج معصرات جس میں ۸ فصلیں ہیں باب ۴ خلفاء اور مریدان عالی مقام کو فیض عطا کرنے اور سلوک۔ اذکار۔ افکار۔ طریق مراقبات وغیرہ جس میں ۱۳ فصلیں ہیں باب ۵ آپ کی وفات مع تاریخ۔ پہلا مقبرہ اور حضور کے والدین کا ذکر جس میں ۶ فصلیں ہیں باب ۶ آپ کے پہلے ... سے دوسرے مقبرہ میں بہ تاریخ تاریخ دفن باب ۷ خانقاہ کے خلفاء۔ سجادین کے طبقہ اول دوم سوم کے حالات جس میں ۹ فصلیں ہیں باب ۸ آپ کی بعض اولاد اور آپ کی بہن بھائیوں کے حالات جن میں ۸ فصلیں ہیں باب ۹ آپ کی وفات کے بعد روحانی فیض کا ذکر۔ جس میں ۱۱ فصلیں ہیں باب ۱۰ آپ کے سلسلہ عالیہ کے بعض نیک فقیروں اور درویشوں کا ذکر۔ جس میں ۳۶ فصلیں ہیں۔

بے نظیر کتاب ہے حجم قریباً ۸۰۰ صفحات خوشخط۔ قیمت [illegible] روپے

المشتہر اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار۔ لاہور

اردو ترجمہ

کتاب تیغ برہنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

بعد ازاں مصنف تصنیف غلام قادری فقیر باہو ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ مصنف معرفت، طالب کے تمام مراتب و منصب مرشد، منصب فقر غرق فنافی اللہ، جس کے بارے میں اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ وارد ہے۔ مرشد کامل باتوفیق بقا باللہ فی التوحید اور مرشد ناقص اہل تقلید کی بابت چند کلمات نص، حدیث، اور آئیت کے مطابق بیان کرتا ہے۔

واضح رہے کہ ان ورقوں کی بات پڑھنے کی صورت میں تو ایک خبر ہے لیکن اصل میں علماء باللہ اور فقیر ولی اللہ کی پکی کسوٹی ہے کیونکہ اللہ تعالے کے ظاہری خزانے اور معرفت معنوی مندرج ہے اس واسطے کہ مرشد عارف فقیر اسم کا معمّا تصوّر اور تصرّف سے حل کرتا ہے۔ اور اسم اللہ کی چال سے عوام و خواص کے طلسم کو کھولتا ہے۔ یہ راہ یقین کی ہے جو مالکوں کے لئے ثواب نما مسلک اور فقیران فنا فی اللہ کے لئے راہ تحقیق ہے جو مقرب اہل توفیق ہے۔ اس کے لئے اہل قرب

کو ریاضت میں لانا حجاب مطلق اور گناہ ہے۔ قولہ تعالےٰ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ قولہٗ تعالیٰ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (یہ فضل الٰہی ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بڑی بزرگی والا ہے)

حدیث۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ (نیکوں کی نیکیاں مقربوں کی برائیوں کے برابر ہوتی ہیں)

واضح رہے کہ اگر ہر ایک سالک۔ ہر ایک خانوادہ۔ اور ہر ایک طریقہ ساری عمر میں چلے اور خلوت میں ذکر اور فکر کرتا رہے۔ تو بھی کسی طریقہ کی انتہا، قادری طریقے کی ابتدا کو نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ قادری طریقہ آفتاب کی طرح ہے اور دوسرے طریقے چراغ کی طرح۔ پس چراغ کی کیا مجال کہ آفتاب کے مقابلے میں روشن ہووے

اس رسالہ کا نام تیغ برہنہ رکھا گیا ہے جو نفس موذی کے لئے قتل کرنے والی تلوار ہے۔ اور کفار کے لئے وار حرب ہے

تیغ را در دست گیر و تیغ گیر — قتل ساز و نفس را فی اللہ فقیر
تلوار کو ہاتھ میں پکڑتا ہے تلوار مارنے والا — قتل کرتا ہے نفس کو اللہ کی راہ میں فقیر
باز دارد بد خصالت از ہوا — این مراتب عارفاں و اولیاء
ہٹا رکھتا ہے بری خصلت اور حرص سے — یہ مرتبے عارفوں اور اولیاؤں کے ہیں

قولہٗ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ اس نے نفس کو خواہشات سے روک رکھا۔ پس بے شک اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

اولیاء ولی کی جمع ہے ولی اللہ اسے کہتے ہیں جو چار تاریکیوں سے نکلے۔ یعنی (۱) ظلمات خلق (۲) ظلمات دنیا (۳) ظلمات نفس (۴) ظلمات

شیطان۔ اور ان چاروں نوروں میں آئے۔ یعنی (۱) نور علم (۲) نور ذکر (۳) نور الہام (۴) نور معرفت با قرب حضور، چنانچہ نور لقا کی ذات میں غرق ہو جائے۔ ولی اللہ کے یہ مراتب ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ "(اللہ تعالےٰ اُن کا دوست ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں، انہیں کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے)

واضح رہے کہ مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز تمام ظلمات حرص و ہوا سے نکال کر نور ذات لقائے اللہ کی وحدانیت کے لجہ میں غرق کر دیتا ہے، جسے یہ توفیق حاصل نہ ہوا سے مرشد نہیں کہیں گے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کے باطن سے بالکل بے خبر ہے اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محروم ہے ؎

چشم بند عینک بہ پیش چشم دل
خوش بہ بیں دیدار را در جسم کل

یہ تمام مراتب اعلیٰ صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرے تو لاف زنی کرتا ہے۔ وہ اہل حجاب ہے۔ یہ برکت شاہ محی الدین قدس سرہٗ کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ آپ کے طالب اور مرید صفا باطن اور اولیاء اللہ کے سردار ہوتے ہیں ؎

مردہ پیران خاک شد در زیر خاک — محی الدین زندہ بہ بینی جان پاک
روح و دل شد بالقا دل با نبیؐ — قدم او شد جملہ بر گردن ولے
شاہباز و شاہ ولایت شہسوار — غوث و قطب را اب و نہ زیر بار
گاہ بجستہ طیر سیرش جاودان — گاہ بجستہ نور غرق است لامکان
باہو آنچہ گوید از حسابش بے حساب — لانہایت مرتبہ دارد لا عد

ہر ایک طریقہ میں مریدوں کے بال جو قینچی سے کاٹ لئے جاتے ہیں۔ ایسے پیر بمنزلہ حجام ہیں۔ جو پیر بمنزلہ حجام ہے۔ وہ پیر خام ہے اور طریقہ قادری میں کمالیت ہے جو کامل پیر طالب کو دست بیعت کرتا ہے وہ اُسے توجہ اور نظر سے معرفت تک پہنچا دیتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پیر قادری کامل ہونا چاہئے۔ پیر ناقص حجام کسی کام کا نہیں ہے

فقر پیش از معرفت دار الامن   ذکر فکر و معرفت شد راہزن
ہر کہ بیند با تصور ذات نور   این مراتب قرب وحدت با حضور
علم را بگذار و ذکرش را گذار   غرق شو در وحدت پروردگار
علم باین است و ذکرش ذات نور   علم و ذکرش خاص ببرد با حضور
فکما ز فیض ست و ذکرش لازوال   ذکر و فکرش خاص باشد با وصال
علم و ذکرش خاص ببرد با حضور   کے بود این ذاکران اہل الغرور

حدیث۔ لَوْ کَانَ الْجَنَّةُ نَصِیْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ بِدُوْنِ جَمَالِہٖ وَاوَیْلَاہُ وَلَوْ کَانَتِ النَّارُ نَصِیْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ مَعَ الْوِصَالِ جَمَالِہٖ وَاشَوْقَاہُ (اگر مشتاقوں کے نصیب اس کے جمال بغیر بہشت ہو۔ تو افسوس ہے۔ اور اگر اس کے وصال سے دوزخ بھی نصیب ہو تو خوش قسمتی ہے)

اصل توحید است و دیگر شاخہا
واں مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

باں نظر ہرگز نہ بینم ماسوا   دنیا عقبےٰ سر بسر باشد ہوا
ناظراں را نظر باشد بر الہ   لعنتی بر مال دنیا عزّ و جاہ

فقیر ولی اللہ۔ اسم ذات کے تصور کے عارف باللہ کو مجلس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے بہ سبب تصرف اسم اللہ کے تصور اور اسم اللہ ذات دریائے عمیق کے تفکر اور اسم اللہ ذات کی توجہ سے وہ قوت حاصل کرتا ہے۔ کہ دونوں جہان کو ہمیشہ کے لئے اپنے زیر حکم کر لیتا ہے ۔

پس جو شخص اپنے ناخن پر دونوں جہان کا تماشا دیکھے اور دونوں جہان کو اس طرح ہاتھ میں لائے۔ جیسے مٹی کی مٹھی بھر لی جاتی ہے تو اسے لکھنے پڑھنے اور تین انگشت کے پوروں میں قلم پکڑنے کی کیا حاجت ہے ۔

واضح رہے کہ علم حکمت ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور قرب اللہ کی تمامیت، معرفت توحید، وحدانیت۔ ماہیت۔ الوہیت۔ فنا۔ بقا اور کل وجزو خداوندی مخلوقات صرف ایک بات میں ہے ۔

علم ابتدا و انتہا در یک سخن   علم یک حرف است یا نقطہ ز کن
سخن فقر از کنہ کن فیض و فضل   درمیانش یک سخن ابد و ازل

قولہ تعالےٰ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ (بے شک اس کا امر یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے ہو جا، وہ ہو جاتی ہے) ۔

حدیث لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ (فقیروں کی زبان اللہ تعالےٰ کی تلوار ہے) ۔

جو شخص قرآن وحدیث کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ وہ شیطان مخالف ہے۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ۔

حدیث۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ (ہر ایک برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے) ۔

قولہ تعالیٰ۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ (اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ (اس) کا حکم دیتا ہے)۔ ٭

کُنْ ایک بات تھی جو دنیا میں روشن ہوئی۔ جس میں دو حرف ہیں یعنی کاف اور نون۔ پہلے حرف کی بات سے اس حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ (جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان لمبی ہو گئی) کی زبان سے کلام کے مطالعہ میں رہتا ہے اور دوسرے کی بات سے محرم اسرار پروردگار ا ٭

عارف اور سچی نیت والے، سچے دل والے صفا باطن فقرائے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیاں کی طرح سب بند کئے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور کلام اللہ ان کے لئے بمنزلہ الہام اور وحی القلب ہوتا ہے حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان کند ہو گئی ا ٭

واضح رہے کہ ظاہری علوم کو درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پڑھنے پڑھانے اور مطالعہ کی محنت اور سردردی اور بحث میں تیس سال تک مشغول رہنا پڑتا ہے۔ لیکن علم باطنی میں فضیلت بہت اللہ معرفت فقر حضوری کی تحصیل حاضرات اسم اللہ ذات کی توجہ اور مرشد کامل کی توجہ سے ایک دن رات یا ایک گھڑی یا ایک دم یا ایک لمحہ میں ہو جاتی ہے۔ اور وصال حاصل ہوتا ہے۔ پس علم معرفت۔ فقر اور کل و جزو کے مراتب مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانی موکل کی دعوت کے تصرف سے تمام کو قید میں لانا آسان کام ہے۔ لیکن حوصلہ وسیع رکھنا۔ ہمیشہ توحید میں غرق رہنا اور دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے ٭

حدیث۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ وَالْمَقَامَۃِ۔ " (کرامت اور مقامت سے بڑھ کر استقامت ہے)۔ ٭

قلم بر از قلم کردن لا سوئے — تا نماند نفس را قوت ہوا
غرق وحدت راز بیند ہر دوام — انتہائے معرفت باشد تمام
قادری را قرب حق باشد عطا — شد مشرف روح با شرف لقا
ہر طریقہ خاک پائیش شد غلام — یافت منصب ما ولایت ہر گدام
شاہ عبدالقادرؒ است راہبر خدا — حسنؓ و حسینؓ نور چشم مصطفےٰؐ
سیداں والی ولایت مرتضےٰؓ — یوم الحشر شد شاہ میراں پیشوا

باھُوؒ شد مریدش لایریدش لا یرید
ہر مریدش قادری چوں بایزیدؒ

مریدی اور طالبی ہدایت یا ولایت کا منصب و مرتبہ ہے۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ نہ کہ نام کا مرشد بننا یا نہ دینا اس کا مریدی طالبی ہے ٭

واضح رہے کہ مرید مردان خدا میں کامل مرد ہوتا ہے اور طالب پروردگار کا طالب ہوتا ہے اور ہمیشہ حضوری کا طالب ہوتا ہے۔ طالب اللہ کے مراتب یہ ہیں کہ توفیق سے اس اطاعت کی مرشد سے تحقیق کرے جو اس کے نصیب میں ہے اور اسے پہچانے۔ اس طرح کہ جس طرح باپ اپنے بیٹے کو تحقیق کرتا ہے اور پہچانتا ہے۔ اس قسم کے یقین کو کل الکابل کہتے ہیں۔ پس اگر طالب ازلی کے وجود میں فیض فضلی ہے۔ تو حکمت و معرفت کی طلب کا شوق اسے اس طرح جلائے گا۔ جیسے سوکھی لکڑی آگ کو۔ طالب میں قرار و آرام، خورش و خواب باقی نہ رہے گی۔ بلکہ خلقت سے ڈرے گا۔ اور دور بھاگے گا۔ عبرت کی حیرت اس کے لئے موت سے بھی زیادہ ہو گی طالب

کہ نورِ جمعیت کی طلب اس وقت تک دامنگیر نہیں ہوتی جب تک کہ ایسے مرشد کامل اہل حضور جمعیت بخش کی ملاقات نہ ہو جائے ✽

کامل مرشد، طالب کو وحشت سے خلاصی دے کر نور الغرق فنا فی اللہ ذات اور نور حضور کے تصور کی طلب میں غرق کرتا ہے اور طالب طلب نور سے حضور با جمعیت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور سوزش سے رہائی پا جاتا ہے ✽

واضح رہے کہ طالب کے تمام مطالب موت ہی میں حاصل ہوتے ہیں۔ اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس کی محبت کے مشاہدے کی معرفت موت میں ہے اور غرق فی اللہ ذات کی ملاقات، دیدار مولےٰ اور قرب حضوری کا معراج بھی موت میں ہے۔ جب تک مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کے مراتب کو نہیں پہنچتا۔ وہ محرم اسرار ہی نہیں ہوتا جو طالب بے جمعیت اور دنیا کا طالب ہے۔ وہ ہمیشہ خوار ہے۔ طالب عقبےٰ بوجود تصور کا طالب ہوتا ہے ✽

ہزاروں میں سے ایک طالب ایسا ہوتا ہے جو مرشد دلدار۔ لائق حضور پروردگار کے موافق ہوتا ہے۔ جو طالب معرفت مولےٰ اور وصال کا طلبگار ہے اس کے تصرف میں سارا زر و مال کر دینا چاہئے۔ اور جو طالب حضوری رحمٰن کے قرب کے لئے سر و جان کر دے اس کے تصرف میں مال و جان کر دینا چاہئے ✽

وہ لوگ طالب کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ جو اپنی رضامندی چاہتے ہیں۔ خود پسند ہیں۔ نفسانی خواہشات ان کے جاسوس ہیں۔ اور شیطان ان کے مرشد پر غالب ہے۔ ایسے بے ادب، بیحیا کس طرح طالب ہو سکتے ہیں جو بمنزلہ حیوانات ہیں۔ اَلطَّالِبُ بَیْنَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَسَّالِ (طالب مرشد کے پاس ایسا ہے۔

جیسے نہلانے والے کے ہاتھ میں مردہ ہے

طالبان بے طلب حق دور کن — چشم و دل در نور کن باہر سخن
طالب عاشق بود جان و سر فدا — این طریقہ طالبان طالب خدا

واضح رہے کہ طریقہ قادری میں طالب طلب حق ہی ہیں۔ خواہ انہیں حضوری معرفت نہ ہی نصیب ہو۔ خواہ طالب بے نصیب ہی ہو۔ پھر بھی اسے اس طریقہ میں آنا چاہئے۔ کیونکہ قادری طریقہ معرفت کا گہرا سمندر ہے۔ جو اس طریقہ میں داخل ہوتا ہے اور دریائے معرفت میں غوطہ لگاتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اگر قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقے میں چلا جائے۔ تو خواہ بانصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردہ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے کہ قادری کو قادری سے فتح حاصل ہے قادری کے لئے دوسروں کی طرف رجوع گناہ بلکہ گمراہی کے برابر ہے [1] نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ✽

قادری صاحب قرب عارف خدا — قادری دائم بحاضر مصطفےٰ
طالب شد قادری بہ شیر نر — روئے روبہ را نہ بیند بانظر

واضح رہے کہ دینی و دنیاوی کام اور ہر مشکل کے لئے جو طالب مرید کو پیش آئے، چاہئے کہ اس وقت امداد کے لئے پیر مرشد کو یاد کرے اگر پیر عامل اور مرشد کامل ہے تو معلوم کر کے توجہ سے اس مشکل کو رفع کر دے گا۔ اس قسم کی توجہ باتوفیق اور قرب اللہ سے تحقیق ہزاروں لشکروں کی نسبت مرشد فقیر کی زندگی اور موت میں بلحاظ رفیق اور نگہبان ہونے کے بہتر ہے۔ جس توجہ میں یہ صفت نہ پائی جائے وہ خام ہے اور خام قابل اعتبار نہیں ✽

[1] یعنی ایک طریقہ سے دل برداشتہ ہو کر دوسرے کی طرف جانا۔ ہرجائی ہو جانا ہے ✽

اصلی توجہ اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے اور نظر بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے اس قسم کی توجہ۔ نظر۔ تصرف اور تفکر لازوال قرب اللہ وصال کے مراتب سے ہے پس کامل جس طرف نگاہ کرتا ہے اسی طرف اللہ تعالےٰ کی قدرت کی عین توجہ ہو جاتی ہے۔ خواہ کسی پر غضب کرے اور خواہ لطف احسان۔ جس کامل کو توجہ کی چابی یاد ہے اسے کسی کے لئے دعوت پڑھنے اور لب ہلانے کی کیا ضرورت ہے۔

توجہ باتوفیق ہر جائے حضور
توجہ سدِ سکندر راہ گذور

واضح رہے کہ طالب مرید قادری کوہ قاف کے عنقا شہباز کی طرح بلند پرواز ہوتا ہے۔ اور چیل اور گدھ کی طرح مکھیوں پر نہیں گرتا ہے

طالب حق را نہ دیدم در عمر
طالباں را شد مطالب سیم و زر

از برائے طالباں من راہبر
انتہائش مے رسانم با نظر

ایں مراتب قادری را ابتدا
مے رساند مصطفےٰ وحدت لقا

باھُو ہر کہ منکر از لقا شاہنشاہ
آں گلہ گو کاذب منافق روسیاہ

قادری کامل مرشد وہ ہے کہ معرفت کے اکتالیسویں جوہر جن کو اِذا تَمَّ الفَقرُ فَھُوَ اللہ کہتے ہیں۔ توحید احسان کے کان کے وجود سے اللہ تعالےٰ کے تمام خزانے بغیر محنت و مشقت کے یکبارگی اسم اللہ ذات کے تصور سے ایک گھڑی میں طالب اللہ کے وجود میں کھولے اور دکھلا دے۔ اور جمعیت عنایت کرے اور کاملیت عطا فرمائے۔ اگر ان مراتب پر بعینہ عین عرفان الحق عفو، فضل، فیض، فیاض پہنچائے تو پھر طالب کے وجود میں افسوس باقی نہیں رہتا۔ وہ اکتالیس جوہر

حسب ذیل ہیں:-

۱- جوہر علم ۔ ۲- جوہر حلم ۔ ۳- جوہر حکمت ۔
۴- جوہر جمعیت ۔ ۵- جوہر کاید ۔ ۶- جوہر توحید ۔
۷- جوہر تجرید ۔ ۸- جوہر تفرید ۔ ۹- جوہر توفیق ۔
۱۰- جوہر تحقیق ۔ ۱۱- جوہر معرفت ۔ ۱۲- جوہر قرب ۔
۱۳- جوہر حضوری ۔ ۱۴- جوہر تجلیات ذات نوری ۔ ۱۵- جوہر علم کیمیا اکسیر ۔
۱۶- جوہر دعوت تکسیر ۔ ۱۷- جوہر روشن ضمیر ۔ ۱۸- جوہر تفسیر با تاثیر ۔
۱۹- جوہر نفس امیر ۔ ۲۰- جوہر قلب سلیم ۔ ۲۱- جوہر رضا بالحق تسلیم ۔
۲۲- جوہر صراط المستقیم ۔ ۲۳- جوہر تصور ۔ ۲۴- جوہر تصرف ۔
۲۵- جوہر ذکر ۔ ۲۶- جوہر فکر ۔ ۲۷- جوہر فنا ۔
۲۸- جوہر بقا
۲۹- جوہر احوال
۳۰- جوہر حال ۔
۳۱- جوہر وصال
۳۲- جوہر جمال
۳۳- جوہر جلال ۔
۳۴- جوہر وہم
۳۵- جوہر وکیل
۳۶- جوہر الہلم ۔
۳۷- جوہر خیال
۳۸- جوہر توجہ
۳۹- جوہر یحییٰ
۴۰- جوہر یمیت
۴۱- چنانچہ اَلشَّیخُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ یعنی یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ یہ ہیں حاضرات ناظرات نگاہ آگاہ جو یکبارگی قرب اللہ کی معرفت کو پہنچا دیتے ہیں ۔

واضح رہے کہ طالب مرید اور مرشد پیر جو پہلے اس راہ کو جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ اور مخفی نہیں رہتی ۔

واضح رہے کہ قادری جو ھُو سے واقف ہے اُسے اس قدر طاقت حاصل ہے۔ کہ وہ عارف خدا اور ناظر نگاہ ہوتا ہے۔ قادری کو سلک سلوک کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ قادری تصرف تصور کو طے کئے ہوئے ہے۔ اسرار

ربانی سے واقف اور حضور سبحانی کے نور کی قدرت میں کامل ہوتا ہے ۔

قادری اپنے تئیں مرتبہ محتاج میں رکھتا ہے ۔ لیکن مرید کو لایحتاج کا مرتبہ بخشتا ہے ۔

کامل قادری خود محنت برداشت کرتا ہے اور اپنے مرید کو خزانہ بخشتا ہے ۔ اور نور کی لذت اور ذائقہ بہشت کے دیدار سے بڑھ کر ہوتا ہے ۔

قادری رسم رسوم کی ابتدا ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے دنیا کا تمام خزانہ اور سلیمانی سارا ملک لیتا ہے اور قبضے میں لاتا ہے ۔ جس کا تماشا دیکھ کر اس کا دل سرد ہو جاتا ہے اور پھر اسے اپنے آپ سے جدا کر دیتا ہے ۔ اور بالکل بھول جاتا ہے ۔ اسی واسطے قادری کا دل غنی ہوتا ہے ۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے ۔

یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصور، قرب حضوری، انبیاء اور اولیاء کی روحانی دعوت کے ہمیشہ کے عمل اہل قبور اور اہل حضور کے مسخر کرنے سے یا ان اہل قبور کے مسخر کرنے سے جو سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی ذات میں لپٹے ہوئے ہیں، حاصل ہوتے ہیں ۔ یہ دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مدنظر رہتا ہے ۔ اور قالب اہل وصول کے مشاہدے میں رہتا ہے ۔ قلب پہ ہزار بار رحمت الٰہی کے نور کی تجلیات ہوتی ہیں ۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں ۔ جس کا دل زندہ ہو ۔ جس کا باطن بیدار ہو ۔ اور ظاہر میں شریعت میں ہشیار ہو ۔

حدیث ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ

اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ (بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور عملوں کی طرف نہیں دیکھتا ۔ بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے) ۔

حدیث ۔ نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ (مومن کی نیت اس کے عمل سے بڑھ کر ہے) ۔

جو فقیر عارف باللہ صاحب عیاں ناظر ہے ۔ توفیق اور قدرت رکھتا ہے ۔ اس کے قبضے میں اسم اللہ ذات کے حاضرات کی برکت سے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام روئے زمین کا ہر ایک ملک اور ہر ایک ولایت ہوتی ہے ۔ ایسے فقیر کو مالکُ الْمُلکی بھی کہتے ہیں ۔ پس ایسا شخص اگر چاہے تو ایک مفلس لنگر گدا کو ساتوں ولایتوں کا بادشاہ بنا دے ۔ اور اگر چاہے تو ساتوں ولایتوں کے بادشاہوں کو معزول کر کے گداگر اور مفلس بنا دے ۔

یہ خدمات فقیر ولی اللہ اہل اللہ کے سپرد ہیں ۔ جس کو نگاہ میں دونوں جہان کے احوال ترازو کی طرح تلے ہیں ۔ پس ظل اللہ بادشاہ کو لازم ہے کہ مہمات کے لیے کسی فقیر کامل عارف باللہ کو اپنا رفیق بنائے ۔ کیونکہ علم دعوت پڑھنا بے شمار لشکر اور خرچ کرنے سے بہتر ہے ۔ دینی اور دنیاوی مہمات کے لئے کامل فقیر کا ایک دفعہ نگاہ کرنا ہی کافی ہے ۔ جب تک کوئی عالم باللہ ولی اللہ ظاہر و باطن میں کامل توجہ نہ کرے ۔ وہ مہمات ہرگز ہرگز سر انجام نہیں ہوتیں ۔ بادشاہ کو بادشاہی بھی فقرا ہی خیرات کرتے ہیں ۔

واضح رہے کہ فقیر فنا فی اللہ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ میں غرق ہے ۔ اگرچہ وہ ظاہر میں عوام الناس سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ لیکن باطن میں

اللہ تعالیٰ کی طرف حاضر رہتا ہے اور معرفت میں مشغول رہتا ہے ؎

چشمے باید شناسد فقر را   ہر ملک غالب شود امر از خدا

اب علم الاعلوم کی شرح جاننا ضروری ہے۔ وہ حق و باطل کی تمیز کرتا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ حق کیا ہے اور باطل کسے کہتے ہیں ۔

واضح رہے کہ معرفت، فقر، جمعیت، قرب، مشاہدہ، نورِ ذات تجلیات حضوری، الہام کلام اللہ اور فنا فی اللہ کا حاصل کرنا حق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔ قولہ تعالےٰ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط کہدے اے پیغمبر! کہ حق آگیا ہے۔ اور باطل زائل ہوگیا ہے۔ بے شک باطل زائل ہونے والا تھا۔ اور دنیا کا حاصل کرنا، دنیا سے محبت رکھنا حرص، طمع اور کبر وغیرہ سب ناشائستہ ہیں۔ انہیں سے باطل پیدا ہوتا ہے۔ جو عالم بے معرفت ہے۔ وہ نادان ہے۔ جو لوگ مطالعہ میں ساری عمر بسر کردیتے ہیں۔ وہ نادان بچے ہیں۔ جو علم تو مرتے وقت ملک الموت کو دیکھ کر سب بھول جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک حرف بھی یاد نہیں رہتا۔ نیز تجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ شیطان عالم ہے۔ کوئی جاہل نہیں۔ اور شیطان تیری موت کے وقت ایمان لینے کے لئے مقابلہ کرتا ہے۔ اس وقت عاقبت بخیر ہونے کے لئے علم عین ہی مدد دیتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے تصوّر سے وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ نور کا ذکر آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جو سرد نہیں ہوتا۔ اور جو شیطان کو جلاتا ہے اور جس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ یہ بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی برکت اور فضل الٰہی سے اور مرشد کامل سے عطا ہوتا ہے ۔

اے عالم! تجھے قبر میں منکر نکیر مطالعہ کتب کی بابت کچھ نہیں پوچھینگے

وہاں تو اسم اللہ، اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دین اسلام کی بابت سوال کئے جائینگے ؎

آنچہ خوانی از اسم اللہ بخواں   اسم اللہ با تو مانند جاوداں
علم حق تحصیل کن اللہ اللہ   پاک گردد جثّہ از ہر گناہ
نیک بختی مے شود بر تو گواہ   ہم صحبتی دائم شوی با مصطفےٰ
علم حق تحصیل کن از معرفت   ہر وہ دل زندہ کند عارف صفت
لی مع اللہ علم را تحصیل کن   محرم میّت حق شوی در باز کن
علم حق تحصیل کن قرش حضور   غرق فی التوحید در ذات نور

واضح رہے کہ عارف باللہ اگرچہ ظاہری عالم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ظاہری علم پڑھتا ہے۔ لیکن اسم اللہ ذات کی برکت سے ظاہری اور باطنی علم میں اٹکا نہیں رہتا۔ کیونکہ روز ازل ہی سے اُسے اللہ تعالےٰ نے علم تعلیم کیا ہے۔ اور تلقین اور دست بیعت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کی ہے ۔

پس کوئی عارف باللہ اولیاء اللہ جاہل نہیں۔ اگرچہ انہیں ظاہری علم تو نہیں ہوتا۔ لیکن باطنی علم میں کامل ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ظاہری علم بھی رکھتا ہو۔ تو وہ غالب الاولیاء ہے۔ چنانچہ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا وارد ہے۔ جیساکہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ سے واضح ہے۔ لیکن اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ہزارہا علوم منکشف ہوتے ہیں۔ جس کی قوّت سے یک بارگی علماء کے سینے سے علم کو اس طرح مٹا دیتا ہے۔ کہ گویا وہ حرف شناس ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ اولیاء اللہ فقیر ولی اللہ کو علم سینہ بسینہ، علم توحید با توحید، توجہ اور علم عین العیان حاصل ہوتا ہے ۔

فقیر، اولیاء اللہ، اللہ تعالےٰ کے شاگرد ہوتے ہیں۔ نفس پر غالب اور شیطان کے مخالف ہوتے ہیں ✣

قولہ تعالےٰ۔ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (اور اسے ہم نے اپنے پاس سے علم سکھایا) ✣

قولہ تعالےٰ۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (اور آدمؑ کو اُن سب کے نام سکھا دیئے) ✣

قولہ تعالےٰ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (انسان کو وہ کچھ سکھایا جو پہلے نہیں جانتا تھا) ✣

قولہ تعالےٰ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (اور اس میں میں نے اپنی رُوح پھونکی) ✣

قولہ تعالےٰ۔ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (بے شک میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں) ✣

قولہ تعالےٰ۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔ (اور بے شک ہم نے بنی آدم علیہ السّلام کو عزت دی) ✣

؎

علم از بہرِ معرفت وحدت لقا
باز دارد علم باطن سر ہوا
علم حق نور است بخشد ذات نور
از علم عارف شود وحدت حضور

شرحِ ذکر

قولہ تعالےٰ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو) ✣

جیسا کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (بیشک نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ یہ ذاکروں کا ذکر ہے) ✣

قولہ تعالےٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (اللہ تعالےٰ کو گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر یاد کرو) ✣

اسم اللہ ذات کے خفیہ تصور سے وجود میں غیر مخلوق نور کے چودہ لطیفے پیدا ہوتے ہیں۔ خفیہ ذاکر ہمیشہ معرفت توحید مع اللہ با قرب حضورؐ اور مجلس انبیاء و اولیاء کا ہم مجلس اور ہم سخن ہوتا ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ ہی مدنظر اور منظور ہوتا ہے۔ خفیہ ذکر میں تمام نیکیاں جمع ہیں، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ✣

حدیث:۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ وَالسَّخَاوَةَ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (بیشک برائیاں نماز، سخاوت اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے دُور ہو جاتی ہیں) ✣

حدیث۔ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ قَبْلَ كُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ✣

واضح رہے کہ عوام الناس کے کلمہ پڑھنے کا طریقہ اور ہے اور قرب اللہ والے کا کلمہ پڑھنا اور ہے ؎

ذکرِ حق نور است ببرد با حضور
ذاکران را فیض فضلش جان عفور

اس قسم کے ذاکر خاص ہی ہیں، وہی ہوتے ہیں، جو توحید سے آگاہ ہیں۔ جو شخص کلمہ کو نفی کی کُنہ سے پڑھتا ہے اور لَآ اِلٰہَ کہتا ہے۔ وہ بے خود ہو جاتا ہے اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ اور جب اثبات اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے۔ تو رُوح کو لقا حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا سے الہام اور جواب باصواب ہوتا ہے۔ اور بقا باللہ میں غرق ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ۔ (اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کر جب کہ تو بھول جائے) اور جب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے۔ تو صاحب حضوری ہو جاتا ہے ۔

اس قسم کا کلمہ پڑھنا اہل تصدیق کو حاصل ہے۔ حدیث غَمِّضْ عَيْنَيْكَ يَا عَلِيُّ وَاسْمَعْ فِيْ قَلْبِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (اے علیؓ اپنی آنکھیں بند کر دو اور اپنے دل میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن) ۔

حدیث قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّمُخْلِصُوْنَ قَلِيْلًا (کلمہ گو تو زیادہ ہیں۔ لیکن مخلص بہت کم ہیں) ۔

پس یہ طریقہ نفی اثبات کی توفیق سے حاصل کرنا اسم اللہ ذات کے حاضرات سے قدرت قادری کامل ہے۔ جو کچھ ذکر و فکر، مشاہدہ تجلیات گریہ و زاری کی گرمی۔ سوز، درد، ترک، وحشت اور مستی حال بہت

کہنے والوں کو لاحق ہوتی ہے۔ وہ ناسوت کی قیل و قال ہے اور جو عرش کے اوپر ہے۔ ستر لاکھ پردے جو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک ہیں۔ اور چاند سے مچھلی تک کے تمام طبقات تقلیدی ناسوت ہے۔ اور محض معرفت الٰہی سے دور اور بے خبری ہے۔ توحید اور لوح محفوظ کا مطالعہ بھی مقام ناسوت ہے ؎

با ذکرے بینی تجلیؔ با فکرہ میگردی فنا
دور از توحید مانی خاک بر سر ہوا

واضح رہے کہ دو لاکھ تینتیس ہزار تجلی باذکر و فکر ناسوت کی جلالیت ہے ناسوت کے مقام جذب سے ہے۔ اور ترپن کروڑ اکتیس ہزار تجلی ذکر و فکر میں قرب اللہ لاہوتی توحید میں ذات سے نور منکشف کرتی ہے۔ اور عین بعین نظر آتا ہے۔ ناسوت کا مسخر کرنا جنونیت ہے۔ جن کے موکل فرشتے ہیں ۔

خلقت کو رجوع کرنے سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ اور نیز اور بہت سی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس مرشد کامل قادری جو کچھ اپنے مرید کو دکھاتا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کے لاہوت سے دکھاتا ہے اور متبرکات کے لامکان سے غرق فنا فی اللہ ذات حق پروردگار میں ہوتا ہے۔ اور باطل بدعت سے بیزار اور استغفار کرتا ہے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں قدم بقدم پیروی کرتا ہے ؎

آنچہ مے بینم بیابم اسم ذات
ایں بود لاہوت بیروں شش جہات

اور جو ہر ولایت میں تصور تصرف سے اسم اللہ ذات کا حرف طے کرتا ہے اس کے لئے دونوں جہاں کا طے کر لینا مچھر کے پر کی طرح ہے ۔

مرشد کامل اہل اللہ جو کچھ دکھاتا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کو طے کرنے سے دکھلاتا ہے۔ ایسا مرشد شاہد حال، قرب اللہ کی معرفت والا اور وصال لازوال ہوتا ہے۔ جو مرشد کہ تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور معرفت توحید میں کامل اور باتوفیق ہوتا ہے۔ تو اس کی روحانیت کو اگر کوئی شخص مشکل کام کے وقت یاد کرے مدد کے لئے، تو اسی وقت باجثہ ظاہر و باطن میں حاضر ہو کر مدد کرتا ہے۔ اور دینی دنیاوی، ظاہری اور باطنی کام حسب منشا سرانجام کر کے پھر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور نیز یہی مراتب عارف شیخ کے ہیں۔ یُقَالُ الشَّیْخُ مَنْ یُّحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ۔ شیخ کہتا ہے۔ کہ کون بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس قسم کے مرشد کو باعیان کہتے ہیں۔

عارف نظارہ کو نظارہ کی کوئی احتیاج نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ سے جواب باثواب بطور الہام حاصل کرتا ہے۔ اور قرب الٰہی سے اسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ پس اگر باطنی راہ میں اس قسم کی جمعیت راز، قرب اور معرفت نہ ہوتی۔ تو رستہ چلنے والے سب کے سب بے جمعیت اور گمراہ ہوتے وہ کون سی راہ ہے جس میں دونوں جہان کا تماشا نظر آتا ہے۔

پس واضح رہے کہ وہ اسم اللہ کا تصور ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ دنیاوی تصرف قرب شیطانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور تصرف عقبےٰ مطلق نادانی ہے۔ اور تصرف معرفتِ مولیٰ ہمیشہ کی جمعیت اور غرق فی التوحید ہے۔

مرا از پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

دولت بگان داوند و نعمت بجزاں
من امن واما نیم تماشا گمراں

اور وہ کونسی راہ ہے کہ زبان تو علم کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ اور دل ذکر الٰہی میں غرق، اسم اللہ کے تصور سے نفس کو فنا اور روح کو ہمیشہ کی مجلس انبیا اصفیا مرسل نبی اور اولیا حاصل ہوتی ہے۔ اور جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ معرفت، توحید، جمعیت۔ جمال۔ وصال لازوال ہوتا ہے۔ اور جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ قرب حضور اور ذات نور سے ہوتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ظاہری اور باطنی خزانے اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہوتے۔ دنیا اور اہل دنیا سے بے نیاز اور لا احتیاج ہوتا ہے۔

چشم میباشد کہ باشد حق شناس — مے شناسد اہل حق در ہر لباس
نظر ما بر سیم نہ بر کیمیا — غرق فی التوحید سازیم باخدا

پس جو کچھ اوپر کل و جزو لکھا ہوا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کے تصور کی چابی کے ذریعے کُنْ فَیَکُوْن کے تالے سے بند کیا ہوا ہے۔ جو اسے کھول لیتا ہے۔ اسے دنیا اور عاقبت کا تصرف بے ریاضت و بے رنج حاصل ہو جاتا ہے۔ اور نیز ایسا شخص طالب اللہ کو پانچ روز معرفتِ مولےٰ کا خزانہ بخش دیتا ہے۔

اور وہ کونسی راہ ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہ سے پاک اور دونوں جہان کے تصرف سے بالادراک ہے۔ پس جو شخص دونوں جہاں میں پاک ہے اسے حساب وغیرہ کا کیا ڈر۔ اور دوسرے یہ کہ قلب صرف گوشت کا لوتھڑا ہی نہیں۔ بلکہ یہ توحید الٰہی کا سمندر ہے۔ اور قلب قرب الٰہی ہے۔ ایک لطیفہ آفتاب کی نسبت بہتر روشن ہے۔ جس سے ہمیشہ اللہ کی حضوری

حاصل ہوتی ہے اور اللہ ذات کے قرب اور نور اللہ کے حضور سے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور انسان روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ظاہری اور باطنی خزانے بعینہ نظر آتے ہیں۔ یہ تمام شرف اسم اللہ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔

شرحِ مرتبۂ فضل الفقراءؔ

ع

بے ریاضت گنج مے بخشد فقیر — مے رساند لامکاں بایک نظر
فقر حق نور است ذات از ذات نور — کل مخلوقات شد روشن ز نور

اے جان عزیز! فقیر ابتدا سے لے کر انتہا تک مطلوب کی طلب میں ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر فقیر کو ولی۔ غوث۔ قطب۔ اوتاد یا ابدال کا مرتبہ یا دنیادی یا اخروی مرتبہ دیویں۔ تو اس ناسوتی کمینے مرتبے کی طرف ہرگز نگاہ نہیں کرتا۔ اس کی نظر سلطان الفقر فی اللہ پر ہوتی ہے۔ اور فقیر کی مجلس اولیاء اللہ سے ہوتی ہے۔

پس جاننا چاہیئے کہ فقیر کس کو کہتے ہیں۔ اور فقر سے کونسی چیز حاصل ہوتی ہے اور خود فقر کیا ہے

واضح رہے کہ فقر کے دو گواہ ہیں۔ ایک نفس مردہ، دوم قلب زندہ جو خواب میں بھی جاگتا ہے اور دیدار حضوری کی رویت سے مشرف اور باشعور ہوتا ہے۔ جو شخص غرق فی التوحید ذات نور اللہ ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کی مثال ہی نہیں ہو سکتی۔ دوسرا گواہ فقر کا معرفت لاہوت اور لامکان کے مراتب، چاند سے لے کر مچھلی تک کا مراقبہ۔ دونوں جہان کی

بادشاہی۔ قرب الٰہی۔ مشاہدہ شاہد حال اور وصال لازوال ہے۔

اے جان عزیز! واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے کسی طالب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضوری بنانا چاہتا ہے۔ تو جس وقت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اسی وقت اللہ تعالےٰ کے حکم سے مومن، مسلمان، کل مخلوقات اور تمام زندہ اور گزشتہ اولیائے کرام کی روحیں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور مجلس مبارک، اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کے ذکر اور نص، حدیث اور تفسیر کے بیان سے آراستہ ہوتی ہیں۔ اسی وقت قدرت الٰہی سے نوری نوری خربوزے خواص وعوام کے کھانے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کھاتا ہے۔ جس کے کھانے سے علم احد واحد ناتمناہی کا سبق جو مطلق علم الہٰ ہے۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زبان مبارک سے تعلیم فرماتے ہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسم اللہ کی کنہ کی تلقین عطا فرماتے ہیں۔

بعد ازاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدق بخشتے ہیں۔ اور عثمان رضؓ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ عدل بخشتے ہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا بخشتے ہیں۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہاتھ پکڑ کر سلطان الفقراء کے حوالے کر دیتے ہیں اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلق بخشتے ہیں۔ پھر فقر کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

بعد ازاں انبیاء اور اولیاء درج کی ہر ایک روح سے مصافحہ اور ملاقات ہوتی ہے۔ یہی مرتبہ فقر کی تمامیت کا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔

پس عارف باللہ اہل توحید مرشد کامل قادری وہ ہے۔ جو ایک گھڑی یا ایک دن میں یہ تمام مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات یا توجہ یا نظر یا تفکر سے طالب اللہ کے نصیب کرے۔ اس قسم کی توفیق اور قوت قادری طریقہ میں ہے۔ جو کوئی اور دعوے کرے، وہ جھوٹا اہل حجاب ہے ٭

حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے) فقر کافی ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہوگا۔ جو فقر کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے

می بخشد فقر را مخمدی خدا
فقر دائم با حضوری مصطفےٰ

اللہ بس باقی ہوس ٭

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ بات میری حالت پر وارد ہے ٭

واضح رہے کہ کشتی میں پانی کا ہونا کشتی کے لئے موجب ہلاکت ہے اور کشتی کے نیچے ہونا پستی ہے ٭

مرتبے چار ہیں :-

اول فنا۔ دوم فنانی الفنا۔ سوم بقا۔ چہارم بقا بالبقا جو ان چاروں سے گذر جائے وہ ساتوں قلعوں کے لائق ہوتا ہے۔ استغراق فنانی اللہ میں فقیر کامل ہوتا ہے۔ اے احمق! اللہ بس باقی ہوس ے

یار بر وارید، باد بیدار راز
ایں مراتب عارفاں حق جان بباز

جیسا کہ مولینا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ے

قافیہ اندیشم و دلدار من — گویدم مندیش تو جز دیدار من
حرف چہ بود تا تو اندیشی ازاں — حرف چہ بود خار دیوار رزاں
حرف و صوت و لفظ را برہم زنم — تاکہ بے ایں ہر سہ با تو دم زنم
آں دمے کہ آں دمش کہ دم نہال — با تو گویم اے تو اسرار جہاں
آں دمے را کہ نگفتم با خلیل — واں دمے را کہ نداند جبرئیل
آں دمے کز وے مسیحا دم زند — حق زغیرت نیز نا ہم ہم زند
ما چہ باشم در لغت اثبات و نفی — من نہ اثباتم منم بے ذات وی
در یکیسی و زنا کسی حق مے یافتم — بس کسے در نا کسے دریافتم

نیز مولوی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ے

کف گیرد کامل ملت شود
ہرچہ گیرد علتی علت شود

واضح رہے کہ کامل اس شخص کو کہتے ہیں جس کے تصرف میں کل وجز ہو۔ چنانچہ دونوں جہان اس کے قبضے میں ہوں پس فقیر لایحتاج کو کامل کہتے ہیں چنانچہ باتوفیق مرشد طالب اللہ کو طریقہ کی توجہ کے طے کرنے میں سر سے لے کر پاؤں تک لپیٹ کر دل کی آنکھیں کھولتا ہے۔ اور تحقیق کی آنکھوں سے معرفت فی الحقیقت فی اللہ کی توحید میں پہنچ کر طیر و سیر میں عارف باللہ بانظر سے بہ نسبت ہوا اور بجلی کے تیز دوڑتا ہے۔ دونوں جہان سے اس طرح گذر جاتا ہے۔ کہ ہزاروں صاحب نظر دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اور ایک پلک میں قرب اللہ کے حضور کے تصور میں پہنچا دیتا ہے۔ یہ مراتب علماء عارف باللہ اور ولی اللہ کے ہیں ٭

فقیر روشن ضمیر اولوالامر کا دونوں جہاں پر غالب آنا، اسم اللہ ذات تک کے

تصور، تفکر اور توجہ بغیر محال ہے۔ فقیر کے یہ مراتب وصال لازوال ہے۔ جو مرشد طالب کو نظرت مست اور دیوانہ کر دے۔ جیسا کہ دیوانہ کتا کر دیتا ہے۔ وہ ناقص ناتمام اور ادھورا ہے۔ اور حضوری اللہ کی معرفت کے قرب سے بیگانہ ہے۔ اگرچہ دیوانہ طالب جو حق سے بیگانہ ہے۔ جان و مال صرف کر کے گھر کو ویران کر دے تو بھی اس قسم کا تصرف فائدہ بخش نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسے معبود کا قرب حاصل نہیں ہوتا ہے

گر مرشدے جاہل بود شیطان مثال — اہل شیطان را نباشد حق وصال
مرشدے جاہل بود اہل از خبیث — بیخبر قرآن از نص و حدیث!
مرشدے جاہل بود شیطان مرید — مرشد عالم مثل باشد بایزید

واضح رہے کہ علم کے تین حرف ہیں ع سے علم پڑھنا۔ ل سے لطف کرنا اور م سے معرفت اور رحمت کو پہنچتا ہے۔

پس علم کے تینوں حروف سے علم، لطف اور معرفت رحمت وہی شخص حاصل کرتا ہے۔ جسے اسم اللہ اور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتقاد اور اعتماد ہو۔ اور سچ جانے اور دونوں اسماء کے آداب کو ملحوظ رکھے۔ اور مرشد کے فرمان کا یقین کرے۔ تب اسم کا نفع وجود میں ظاہر ہوگا۔ اور تاثیر بھی ہوگی۔ اور رواں بھی ہو جائے گا۔ اور سکونت کرے گا۔

پس جو شخص اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتقاد نہیں کرتا۔ وہ رجعت میں پڑ کر مردود۔ مرتد اور زندیق ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک اسم ہے جب تک کامل مرشد دن رات طالب کی طرف متوجہ نہ ہووے اور طالب ظاہر و باطن میں اسے حاضر اور غالب نہ جانے اور ہمیشہ نظر نہ کرے

تب تک طالب قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ راہ معرفت کی اور قرب توحید کی استقامت سے ہے۔ اس واسطے قرب مع اللہ میں پوری استقامت رکھنی پڑتی ہے۔ اور فی سبیل اللہ قیامت تک ملامت اٹھانی پڑتی ہے۔ یہ محض بھاری بوجھ ہے۔ قدرت سبحانی لامکاں کے اسرار ہیں اور ایسی جمعیت ہے جسے نہ زوال ہے۔ اور یہ پریشانی محض جباری اور قہاری ہے۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ سے واضح ہے۔

قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ط (ہم نے اپنی امانت آسمان زمین اور پہاڑوں کے پیش کی، پس انہوں نے عاجز آ کر انکار کیا۔ لیکن انسان نے اسے اٹھایا، بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا)

قولہ تعالیٰ۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (جیسی طرح تجھے حکم دیا گیا۔ اسی پر قائم رہ)

قولہ تعالیٰ۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (اللہ اور اس کے رسول اور اپنے میں سے حاکم وقت کی تابعداری کرو)

پس اَطِيْعُوا اللّٰهَ فقراء ہیں، جو اطاعت بردار ہیں۔ اور اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ بھی طاعت بردار فقیر ہے۔ جو عالم باللہ ہے۔ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ بھی فقیر ہے۔ جو خلیل اللہ ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے یہ قرب الٰہی تک پہنچاتی ہے۔ بہت سے لوگ عشق و عاشقی کی لاف مارتے ہیں۔ لیکن عاشق صادق ہزاروں میں سے ایک ہوتا ہے۔ جو جان نثار ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ نفس، ظاہری عبادات، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، کشف

کرامات ۔ ورد وظائف اور تلاوت قرآن کو قبول کرتا ہے ۔ ان میں سے ہر ایک نیک عمل باعث ثواب ہے ۔ لیکن نفس اسم اللہ ذات کے تصوّر کو جو قرب مع اللہ اور معرفت وصال ہے ، قبول نہیں کرتا کیونکہ اسم اللہ کا تصوّر نفس کے لئے موت اور اس کے قتل کے لئے بمنزلہ تلوار ہے اس طریق میں تصوّر با توفیق تحقیق ہے ۔ اسم اللہ ذات کے مرقوم کی مشق ذات و صفات کے تمام مقامات کو روشن اور واضح کر دیتی ہے ٭

جس مرشد کو اسم ذات کا تصوّر حاصل ہے ۔ وہ جس مقام اور مرتبے پر طالب کو پہنچانا چاہے پہنچا سکتا ہے ٭

واضح رہے کہ ہر ایک طریقے کا طالب مُرید مجاہدہ ، ریاضت اور رنج کش ہوتا ہے ۔ لیکن قادری طریقے میں مشاہدہ حضورؐ سے گنج بخش ہوتا ہے ۔ پس اہل گنج و اہل رنج کی مجلس راست نہیں آتی ۔ نیز ہر ایک طریقے میں مذکور کا ذکر ہوتا ہے ۔ لیکن قادری طریقے میں قرب مع اللہ اور معرفت حضور ہے ۔ پس اہل مذکور اور اہل حضورؐ کی مجلس راست نہیں آتی ٭

واضح رہے کہ نفس روح مقدس کا دشمن ہے ۔ جو معرفت الٰہی سے پُر نُور ہے اور ناپاک دنیا ، دین اور اسلام کی دشمن ہے ۔ ان تینوں شخصوں کا علاج تصوّر با تفکر اور مشق وجودیہ ہے ۔ وہ مسلک سلوک کونسا ہے ۔ جو بے نصیب کو مجلس محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عطا کر سکتا ہے ۔ وہ یہی تصوّر ہے ۔ اور یہی فقرائے لایحتاج کے مراتب ہیں ؎

گر بگویم شرح شوق خودعیاں
ہیچ کس زندہ نماند در جہاں

اللہ بس باقی ہوس ٭

تمت بالخیر

کتبہ محبوب

اردو ترجمہ کتاب عین الفقر

یہ کتاب پر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے ۔ اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں ان کا فرض ہے کہ اس قیمتی بے بہا کو خرید فرماویں نہایت خوشخط قیمت ۲ روپے ۱۲ آنے

اردو ترجمہ کتاب محبت الاسرار (محب الاسرار)

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو قدس اسرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے ۔ اس میں حضرتؒ نے بعض مسائل تصوف کو نہایت عمدگی سے بیان فرما کر طالبان مولیٰ اور عاشقان جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے ۔ قیمت ... ۸ /

اردو ترجمہ کتاب گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف ہے ۔ اس میں حضرتؒ نے طریقہ قادریہ کی فضیلت اور طریقہ قادریہ کے اقسام حب دنیا کے متعلق آیات اور احادیث ۔ سماع کا بیان وغیرہ لکھ کر طالبان مولیٰ پر احسان عظیم فرمایا ہے ۔ قیمت ... ۸ /

اردو ترجمہ کتاب حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف ہے جس کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ کیا گیا ہے جو سرچشمہ ہدایت ہے ۔ طالبان مولیٰ کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ قیمت ... ۸ /

اردو ترجمہ کتاب اورنگ شاہی

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ کی تصنیف سے قابل قدر اور دید ہے قیمت ... ۸ /

ملنے کا پتہ :- اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور ٭

تاریخ خرید: مورخہ ۲۴ جون ۱۹۸۳ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

اردو ترجمہ کتاب محبت الاسرار

یہ بابرکت رسالہ حضرت سلطان باھُو کی تصنیف سے ہے۔ طالبان مولےٰ کے لئے اور عاشقان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے پیر دستگیر ہے۔ قیمت ۔۔ - ۹ر

اردو ترجمہ کتاب کلید التوحید

یہ بابرکت رسالہ حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کے دیباچہ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے اگر بے علم ہے تو عالم یا مفسر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے۔ اگر فقیر ہو تو غنی بنے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینہ اسرار الٰہی بحکم خدا (الہام) اور بمنظوری جناب سرور کائناتؐ لکھا گیا۔ اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا ہے قابل دید اور لاجواب کتاب ہے۔ نہایت خوشخط۔ قیمت ۔ ر

نور الہدےٰ ✣ کشف الاسرار

محکم الفقرا

یہ تینوں رسالے بھی حضرت سلطان العارفین سلطان باہُو کی تصنیفات سے ہیں جن کا فارسی سے اردو ترجمہ کرایا گیا ہے۔

اردو ترجمہ کتاب عقل بیدار

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ اس میں حضرت نے اہم مسائل تصوف کو بینظیر طریق سے بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۔۔ ۔۔ ۱۲ر

ملنے کا پتہ اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور